السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علماء نے حقوق اللہ میں توبہ کی تین شرائط بیان کی ہیں لیکن اگر حقوق الناس سے ہو تو مزید ایک اور شرط بڑھا دی ہے اور وہ ہے کہ اس مظلوم بھائی کے حق کو ادا کرے یا اس سے معافی مانگے تو اس سے پتہ یہ چلا کہ جب تک وہ مظلوم اسے معاف نہیں کرے گا تب تک اس کا یہ گناہ اگر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تب بھی معاف نہیں ہو سکتا لیکن یہاں چند اعتراضات کر سکتے ہیں وہ یہ کہ قرآن کی آیت ۔

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ ۚ وَمَن يُشرِك بِاللَّهِ فَقَدِ افتَرىٰ إِثمًا عَظيمًا ﴿٤٨﴾ ... سورة النساء

اس سے پتہ چلا کہ شرک کے علاوہ باقی تمام گناہ خواہ حقوق اللہ میں سے ہوں یا حقوق الناس سے وہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے ۔

اور دوسری آیت :

وَالَّذينَ لا يَدعونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا ءاخَرَ وَلا يَقتُلونَ النَّفسَ الَّتى حَرَّمَ اللَّهُ إِلّا بِالحَقِّ وَلا يَزنونَ ۚ وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ يَلقَ أَثامًا ﴿٦٨﴾ ... سورة الفرقان

إِلّا مَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـٔاتِهِم حَسَنٰتٍ ۗ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ﴿٧٠﴾ ... سورة الفرقان

اس میں بھی قتل اور زنا کے بعد توبہ کے ساتھ ہی مطلق معاف کرنے کا ذکر ہے اور یہ حدیث کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے مکمل ایک سو اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کی تو اس کی تو بہ قبول ہوئی اور وہ جنت کا مستحق ہوا حالانکہ یہ حقوق الناس اور اللہ دونوں میں سے ہے اور اس شخص نے مقتول کے ورثاء میں سے کسی سے نہ معافی مانگی ہے نہ ان کی دیت ادا کی ہے لہذا ان دلائل کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس میں بندوں سے معافی مانگے بغیر اگر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو بہ قبول ہو سکتی ہے کیونکہ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغفِرُ) والی آیت عمومیت پر دلالت کرتی ہے لہذا اس کے لیے قصاص کی ضرورت ہے جو ہمارے خیال کے مطابق موجود نہیں عاجز نے بڑے بڑے علماء سے اس کے بارے میں استفسار کیا لیکن کہیں سے بھی تسلی بخش جواب نہیں مل سکا ۔ اسی لیے آپ کو اس چیز کی تکلیف دے رہا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ عام قاعدہ ضابطہ یہی ہے کہ جب تک صاحب حق سے تصفیہ نہ ہو اس وقت تک انسان حقوق العباد سے بری الذمہ قرار نہیں پاتا لیکن یہ بات کہیں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص نظر شفقت سے بھی ایسے شخص کو معافی نہیں ملتی بلکہ نصوص شریعت سے یہ بات عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت و رحیمیت کا جب تقاضا ہو تو بڑے بڑے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کے لیے بھی عفو و کرم کا دروازہ کھل جاتا ہے سب کو پکڑ کر جنت میں داخل کر دے یا جہنم میں ڈال دے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں ۔

"مشکوۃ المصابیح" کے باب "الایمان فی القدر" میں ایک روایت کے الفاظ ہیں :

(لو ان اللہ عزوجل عذب اہل سماواتہ واہل ارضہ عذبہم وہو غیر ظالم لہم ولو رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم » صحیحہ البانی وحمزۃ صحیح ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی القدر (٤٦٩٩) ابن ماجہ (٧٧) احمد (١٨٣/٥-١٩٩»

"اگر اللہ عزوجل ارض و سماء کی تمام مخلوق کو پکڑ کر عذاب میں مبتلا کر دے تو پھر بھی وہ بے انصاف نہیں ٹھہرتا اور اگر تمام کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے تو ان کے اعمال سے اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ۔"

پھر قرآن مجید میں بھی بڑے واضح الفاظ میں موجود ہے ۔

لا يُسـَٔلُ عَمّا يَفعَلُ وَهُم يُسـَٔلونَ ﴿٢٣﴾ ... سورة الأنبياء

وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جوابدہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جوابدہ ہیں ۔"

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ طحاویہ "میں فرماتے ہیں ۔

«فمن سال لم فعل ؟ فقد رد حکم الکتاب ومن رد حکم الکتاب کان من الکافرین»

یعنی "جس نے بطور تعنت کہا اللہ نے فلاں کام کس لیے کیا ہے ؟ اس نے کتاب کے حکم کو رد کیا اور جس نے کتاب کا حکم رد کیا اس کا شمار کافروں سے ہے کیونکہ بندے کا کام صرف انقیاد و تسلیم ہے ۔" اور انجیل میں ہے ۔

«یا بنی اسرائیل لا تقولوا لم امر ربنا ولکن قولوا بم امر ربنا ؟»

"اے بنی اسرائیل مت کہو ہمارے پروردگار نے ہمیں کس لیے حکم دیا ہے لیکن یہ کہو کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں کس شئی کا حکم دیا ہے؟"

(بحوالہ شرح العقیدۃ الطحاریۃ ص:239)

مذکورہ صورت حال کے پیش نظر کر کے ان کی بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں پر رحمت کا قلم چلا کر توبہ واستغفار کے آنسوؤں سے انہیں دھوڈالے اس لیے کہ وہ صاحب اختیار ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ... سورة الزمر 53

اور صاحب حق کی جھولی اپنی رحمت خاص سے بھر کر اسے راضی کر دے

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

(فی الحدیث مشروعیۃ التوبۃ من جمیع الکبائر حتیٰ من قتل الانفس ویحمل علی ان اللہ تعالیٰ اذا قبل توبۃ القاتل تکفل برضا خصمہ قال الطیبی: اذا رضی عن عبدہ ارضیٰ خصومہ ورد مظالمہ» (مرعاۃ المفاتیح: ۴۶۹/۳»

"اس حدیث میں تمام کبیرہ گناہوں سے حتیٰ کہ کئی اشخاص کے قتل سے بھی توبہ کی مشروعیت ہے اور یہ اس پر محمول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرمالیتا ہے تو مقتول کی رضا کا وہ خود ضامن بن جاتا ہے۔"

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ جب اللہ اپنے کسی بندے پر راضی ہوجاتا ہے تو اس کے مدمقابل کو بھی راضی کر کے اس کا حق اپنے پاس سے اسے عنایت فرمادے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص788

محدث فتویٰ